[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R

از عدالت عظمی

جسپال سنگھ اور دیگر

بنام

یونین آف انڈیا اور دیگر

18 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنا ئک، جسٹسز]

اراضی کے حصول کا قانون، :1894 دفعہ 23(1) شق چوتھی اور پانچویں۔

اراضی کا حصول – معاوضہ – تعین کا اصول – امرتسر میں چھاؤنی کی توسیع کے لیے زمین کے بڑے ٹریک کا حصول – اپیل کنندہ کے پولٹری کو منافع کے نقصان کے لیے معاوضہ – محض یہ حقیقت کہ دعویدار حصول کی وجہ سے بے گھر ہو گیا تھا اور کہیں بھی پولٹری فارم کا کاروبار قائم کر کے خود کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا تھا، اس بنیاد پر معاوضے کا تعین کرنے کے لیے دفعہ 23(1) کی چوتھی شق کے تحت بنیاد نہیں ہو سکتی – آبادکاری کی تاریخ تک اس کی آمدنی کے نقصان کا تعین اس لیے نہیں کیا جانا چاہیے – شق پانچواں کلکٹر کے ذریعے زمین کے حصول کا صرف نتیجہ ہے – ٹرانسپورٹ چارجز خرچ کیے گئے۔ نقل مکانی کے لیے اور نقل مکانی کی وجہ سے مواد لے جانے کے لیے مقررہ معاوضے کے علاوہ انعام دینا ضروری ہے – لیکن محض یہ حقیقت کہ دعویدار نے دور کی جگہ پر متبادل زمین حاصل کی اور اسے بھی غیر محفوظ جگہ کہا گیا، یہ دعوی کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی کہ وہ شق پانچویں کے تحت معاوضے کا بھی حقدار ہے کیونکہ کاروبار کی تبدیلی اور غیر محفوظ جگہ پر کاروبار قائم کرنا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1986: کی دیوانی اپیل نمبر 1741۔

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 1985 کے ایل پی اے نمبر 1056 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے راجو رامچندرن اور سدرش مینن

جواب دہندگان کے لیے سی وی ایس راؤ کے لیے مسز ششی کرن

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل 15 نومبر 1985 کو پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ذریعے آر ایف اے نمبر 779 / 75 میں 9 نومبر 1979 کے فاضل واحد جج کے فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے محدود ایل پی اے نمبر 1356 کو مسترد کرنے کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے۔

اراضی کے حصول کے قانون، 1894 (1894 کا 1) کی دفعہ 4 (1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر، ایکٹ) 11 جولائی 1977 کو شائع کیا گیا تھا جس میں امرتسر میں چھاؤنی کی توسیع کے لیے زیر بحث زمین سمیت زمین کا ایک بڑا حصہ حاصل کیا گیا تھا۔ دفعہ 11 کے تحت ایوارڈ دیا گیا تھا اور ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت حوالہ 15 جون 1983 کو سول عدالت میں دائر کیا گیا جس میں اپیل کنندہ کے پولٹری کو 654637 روپے کے منافع کے نقصان کے معاوضے کا تعین کیا گیا۔ چونکہ پولٹری فارم کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے اراضی کے حصول کے افسر کو مطلع کیا تھا کہ فی پرندہ واپسی کی شرح 1.38 روپے ماہانہ ہے اور پولٹری فارم میں 2500 پرندے ہیں، اس لیے 15 سال کے ضرب کا اطلاق کرنے والے ایڈیشنل ضلع جج مذکورہ رقم کا تعین کرنے آئے۔ عرضی درخواست میں، عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج مذکورہ نتیجے کو الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ 5 اور 6 ماہ کی معقول مدت کے لیے کاروبار کے نقصان کے لیے 31050 روپے کا حقدار ہوگا۔ دو نفری بنچ نے اس کی تصدیق کی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔ ایسا لگتا ہے کہ مدعا علیہ کی جانب سے یہ اپیل دائر کی گئی ہے جس کی وجہ سے ہمیں عدالت عالیہ کی طرف سے برقرار رکھی گئی حد تک میرٹ میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش فاضل وکیل شری راجو رامچندرن کا کہنا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) کی چوتھی شق کے تحت، اگر اپیل کنندہ کو کلکٹر کے زمین پر قبضہ کرنے کے وقت، حصول کی وجہ سے ایسا نقصان پہنچا ہے جس سے اس کی دوسری جائیداد، متحرک یا غیر منقولہ، کسی اور طریقے سے یا اس کی کمائی کو نقصان پہنچ رہا ہے، تو اپیل کنندہ معاوضے کا حقدار ہے۔ اسی طرح، پانچویں شق کے تحت معاوضے کا دعوی کیا جاتا ہے، کیونکہ حصول کے نتیجے میں، اسے ریاست کی سرحد سے پاکستان تک 5 کلومیٹر کا سفر کرنا پڑا اور تلاشی کے نتیجے میں وہ غیر محفوظ جگہ پر زمین کو محفوظ کر سکتا تھا اور اسے اپنے کاروبار کو دوسری جگہ منتقل کرنے کے لیے رکھا گیا تھا۔ ان تمام عوامل کو مدنظر رکھتے ہوئے، سول عدالت کی طرف سے ایوارڈ میں دی گئی رقم کو عدالت عالیہ کی طرف سے بلا جواز یا من مانی مداخلت نہیں کہا جا سکتا۔ ہمیں دلیل میں کوئی صداقت نہیں ملتی ہے۔

دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) میں خود یہ تصور کیا گیا ہے کہ ایکٹ کے تحت حاصل کی گئی زمین کے لیے دیے جانے والے معاوضے کی رقم کا تعین کرتے وقت عدالت جائیداد کے حصول کے لیے آمدنی کے نقصان کو ایک جزو کے طور پر مدنظر رکھے گی۔ محض یہ حقیقت کہ دعویدار حصول کی وجہ سے بے گھر ہوا تھا اور کہیں بھی پولٹری فارم کا کاروبار قائم کر کے خود کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا تھا، اس بنیاد پر معاوضے کا تعین کرنے کے لیے دفعہ 23 (1) کی چوتھی شق کے تحت بنیاد نہیں ہو سکتی اور اس کی آمدنی کے نقصان کا تعین اس طرف سے نہیں کیا جانا چاہیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دفعہ 23 (1) کی چوتھی شق کو اس طرح کی تعمیر دینا مشکل ہے۔ اس میں جس بات پر غور کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ حصول کے نتیجے میں، اگر دعویدار یا دلچسپی رکھنے والے شخص کو کلکٹر کے قبضہ کرنے کے وقت زمین پر کوئی نقصان پہنچا ہے جس سے دوسری جائیداد، متحرک یا غیر منقولہ، کسی اور طریقے سے یا جائیداد سے اس کی کمائی متاثر ہوتی ہے، تو کلکٹر کو معاوضے کا تعین کرنے کی ضرورت ہے جو معاوضے کی تاریخ پر دستیاب ہے جب معاوضہ دیا جاتا ہے۔ محض یہ حقیقت کہ حصول کے بعد، دلچسپی رکھنے والے شخص یا دعویدار نے

فوری طور پر خود کو بحال کر لیا ہے یا ایک بار کاروبار شروع کر دیا ہے، یا حال ہی میں اپنا کاروبار شروع نہیں کر سکا ہے،" منافع کے نقصان" پر معاوضے کے تعین کے جزو کے طور پر کاروبار کے نقصان کے معاوضے میں اضافہ کرنے کی بنیاد نہیں ہوگی۔

اسی طرح، شق پانچواں کلکٹر کے ذریعہ زمین کے حصول کا صرف نتیجہ ہے۔ اگر کسی شخص کو حصول کی وجہ سے اپنی رہائش گاہ یا کاروبار کی جگہ تبدیل کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے، تو اس طرح کی تبدیلی سے متعلق معقول ٹرانزٹ اخراجات، دوسرے لفظوں میں، نقل مکانی اور نقل مکانی کی وجہ سے مواد لے جانے کے لیے ہونے والے ٹرانسپورٹ چارجز، مقررہ معاوضے کے علاوہ، دیے جانے کی ضرورت ہے۔ لیکن محض یہ حقیقت کہ دعویدار نے ایک دور کی جگہ پر متبادل زمین حاصل کی اور اسے بھی ایک غیر محفوظ جگہ کہا گیا، چاہے اسے ایسا ہی سمجھا جائے، یہ دعویٰ کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتی کہ وہ شق پانچویں کے تحت معاوضے کا بھی حقدار ہے۔ ان حالات میں، فاضل واحد جج شاید اس معاملے کے حقائق پر صرف 6 سے 7 ماہ کی معقول مدت کے لیے رقم دینے میں درست ہو سکتا ہے۔ ہم اس پر کوئی حتمی رائے ظاہر نہیں کر رہے ہیں۔ لیکن یہ قانون کے اصول کے طور پر نہیں رکھا جا سکتا کہ کاروبار کا نقصان جب تک کہ دعویدار کو جگہ حاصل کرنے کے لیے اپنے کاروبار میں دوبارہ زندہ نہیں کیا جاتا اور اس سلسلے میں ہونے والے اخراجات بھی ہمیشہ دفعہ 23(1) کے تحت معاوضے کے تعین کا ایک جزو ہونے چاہئیں۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document